بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۲۸ صلح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۶ شوال ۱۳۸۵ ھ ۔ ۲۸ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۳

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ جنوری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

## ایجنڈا برائے مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعتیں جلد از جلد اجلاس منعقد کر کے جن امور کو وہ مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہیں۔ ان کے متعلق رپورٹ فوراً بھجوا دیں تاکہ حسب قاعدہ صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ کے ساتھ اس پر غور کر کے فیصلہ کیا جا سکے۔ مجلس مشاورت کی تاریخوں کے متعلق بھی عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

## معلمین وقف جدید کی تعلیمی کلاس

معلمین وقف جدید کی تعلیمی کلاس اب عید کے معاً بعد شروع ہونے کی بجائے یکم فروری ۱۹۶۶ء سے شروع ہو گی۔ جن امیدواروں کو کلاس میں شامل ہونے کے متعلق اطلاع دی گئی ہے وہ یکم فروری تک ربوہ پہنچ جائیں۔

علاوہ ازیں جو احباب وقف جدید کے زیر انتظام اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں وہ بھی یکم فروری تک ربوہ پہنچ جائیں۔ تاکہ انٹرویو کے بعد کامیاب امیدواروں کو کلاس میں شامل کر لیا جائے۔ دیر سے آنے والوں کی پڑھائی کا حرج ہو گا۔ انٹرویو کے لئے تشریف لاتے وقت تیار ہو کر آئیں تاکہ منظوری کی صورت میں بلا توقف کلاس میں شامل ہو سکیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

## محمد صدیق صاحب گورداسپوری بخیریت گھانا پہنچ گئے

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج گھانا مشن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری مع اہل و عیال بخیریت گھانا پہنچ گئے ہیں۔ آپ ۱۵ جنوری ۱۹۶۶ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ آپ کا وہاں جانا مبارک کرے اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔ (وکالت تبشیر)

## سامان برائے مہاجرین

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہاجرین کی طرف سے لحاف بستر اور پہننے کے کپڑوں کی برابر مانگ آ رہی ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ سامان نظارت ہذا کو بھجوائیں تاکہ مستحقین میں تقسیم کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ

(ناظر امور عامہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# متقیوں کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے

## انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے اور وہ ان سے باتیں کرتا ہے

"اللہ تعالےٰ نے یہ جو فرمایا کہ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ (س ۲۴) کہ ہم اس دنیا میں بھی اور آئندہ بھی متقی کے ولی ہیں۔ سو یہ آیت بھی تکذیب ہیں اُن نادانوں کے ہے جنہوں نے اِس زندگی میں نزولِ ملائکہ سے انکار کیا۔ اگر نزع میں نزولِ ملائکہ تھا تو حیوٰۃ الدنیا میں خدا تعالےٰ کیسے ولی ہوا۔

سو یہ ایک نعمت ہے، کہ ولیوں کو خدا کے فرشتے نظر آتے ہیں۔ آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے انہیں اِسی زندگی میں خدا ملتا ہے، نظر آتا ہے اور ان سے باتیں کرتا ہے۔ سو اگر ایسی صورت کسی کو نصیب نہیں تو اس کا مرنا اور یہاں سے چلے جانا نہایت خراب ہے۔ ایک ولی کا قول ہے کہ جس کو ایک خواب سچا عمر میں نصیب نہیں ہوا اس کا خاتمہ خطرناک ہے۔ جیسے کہ قرآن مومن کے یہ نشان ٹھہراتا ہے۔ سنو! جس میں یہ نشان نہیں اس میں تقویٰ نہیں۔ سو ہم سب کی یہ دعا چاہیئے کہ یہ شرط ہم میں پوری ہو۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام، خواب، مکاشفات کا فیضان ہو کیونکہ مومن کا یہ خاصہ ہے سو یہ ہونا چاہیئے۔

بہت سی اور بھی برکات ہیں جو متقی کو ملتی ہیں۔ مثلاً سورہ فاتحہ میں جو قرآن کے شروع میں ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ مومن کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ دعا مانگے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (س ۱) یعنی ہمیں وہ راہ سیدھی بتلا ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام و فضل ہے۔ یہ اس لئے سکھلائی گئی ہے کہ انسان عالی ہمت ہو کر اس سے خالق کا منشاء سمجھے اور وہ یہ ہے کہ یہ امت بہائم کی طرح زندگی بسر نہ کرے بلکہ اس کے تمام پردے کھل جاویں ...... اس دعا سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے پہلے سے ارادہ کر رکھا ہے کہ جو متقی ہو اور خدا کی منشاء کے مطابق ہو تو وہ ان مراتب کو حاصل کرے جو انبیاء اور اصفیاء کو حاصل ہوتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸-۱۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ ... سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۶ء

# بلاتبصرہ

اعلان تاشقند کے متعلق مختلف حلقوں کے اختلافات کا ذکر کرکے ایک دینی ہفت روزہ رقمطراز ہے :۔

"ان حالات کو دیکھ کر کوئی شخص اندازہ نہیں کر سکتا کہ پاکستان میں آج بھی وہی قوم بستی ہے جو ۶ ستمبر سے ۲۱ ستمبر تک یہاں آباد تھی۔

— کل تک اگر ساری قوم لا الٰہ الا اللہ کے محور و مرکز پر مجتمع تھی اور اس کے جملہ عناصر کو ایک دوسرے پر اعتماد تھا اور باہمی تعاون کا جذبہ موجزن تھا۔ تو آج اس کے یکسر برعکس نہ لا الٰہ الا اللہ کے کلمہ جامعہ پر اتحاد باقی ہے، نہ قوم کے مختلف عناصر ایک دوسرے پر اعتماد رکھتے ہیں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ تعاون کی جگہ مخالفت، اعتماد کی جگہ بدظنی، خیرسگالی کی جگہ دشمنی لے رہی ہے۔ اور حالات کی رفتار بتلا رہی ہے۔ کہ ہم شدید قسم کے باہمی انتشار کا شکار ہونے والے ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے نتائج کس قدر ہولناک ہوں گے۔ اور ہماری قومی زندگی کتنے خوفناک بحران کی زد میں ہوگی ..... ہمارا ایمان اس حقیقت ثابتہ پر ہے کہ اس دنیا میں جتنے امور و واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں ان کا فیصلہ زمین پر نہیں آسمان پر ہوتا ہے۔ آسمان تمام فیصلوں کے صادر ہونے کا مرکز ہے جو چیز وہاں طے پا جاتی ہے وہ حتمی اور یقینی ہے اور اسے واقعات کی صورت دینے میں کائنات کا ہر ذریعہ مصروف کار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے کہ یہ فیصلہ رب السمٰوات والارض نے کیا ہوتا ہے۔ اور رب ذوالجلال کی پیدا کردہ کائناتی قوتیں اس فیصلہ کو بروئے کار لانے پر ہمہ تن مستعد رہتی ہیں ..... اس تصور ایمانی کی فیصلے زمین پر نہیں ہوتے آسمان پر ہوتے ہیں، اعلان تاشقند کے فوراً بعد کا واقعہ شاستری کی موت ہے — جس شخص کو سات روز تک تاشقند میں مسئلہ کشمیر سمجھانے کی کوشش صدر ایوب نے کی تھی۔ جسے مجبور کرکے کوسیجن نے صرف اتنی بات پر آمادہ کیا تھا کہ وہ اعلان تاشقند میں یہ لکھنا گوارا کرلے۔ کہ دونوں راہنماؤں نے مسئلہ کشمیر پر اپنے اپنے موقف کو اسی پس منظر میں پیش کیا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کا بھلا اپنے مسائل کو پُرامن طریق پر حل کرنے میں ہے اور جس مسٹر شاستری سے یہ توقع کوسیجن اور صدر ایوب نے رکھی تھی کہ وہ چونکہ مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھ گئے ہیں۔ اس لئے اعلان تاشقند میں ذکر نہ ہونے کے باوجود آئندہ ملاقاتوں میں وہ اپنے موقف سے ہٹ کر پاکستان کے قریب آجائیں گے اور مسئلہ کشمیر کا کوئی آبرومندانہ حل نکل آئے گا۔ یہ شاستری اعلان تاشقند پر دستخط کرنے کے چند گھنٹے کے بعد ہی چلتے بنے اور اعلان تاشقند کو صدر ایوب اور وزیر اعظم کوسیجن کی توقعات کو بھی اندرا گاندھی، نندا، اور کامراج کے سپرد کر گئے — سوچئے اتنا عظیم فیصلہ کہاں ہوا؟

— زمین پر یا آسمان پر؟

اور پھر ایک قدم پیچھے ہٹ کر اس پر بھی غور کیجئے کہ آج سے تقریباً ۱۹۔۲۰ ماہ قبل شیخ عبداللہ نے محنت شاقہ کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو کو مسئلہ کشمیر کے حل کرنے اور پاکستان سے تعلقات کی بحالی پر کسی حد تک آمادہ کیا تھا اور بقول شیخ محمد عبداللہ کے پنڈت نہرو حقیقت حال کو سمجھ گئے تھے۔ لیکن ان پر اچانک فالج کا حملہ ہوا اور وہ بھی شاستری کی طرح واصل جہنم ہو گئے — ان شواہد کے بعد کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ فیصلے آسمان پر نہیں زمین پر ہوتے ہیں — آئیے ان مشاہدات کے بعد قرآن مجید کو بھی دیکھیں۔ قرآن حمید فرماتا ہے۔

یدبر الامر من السماء الی الارض — اللہ ہی ہے جو آسمان سے زمین کی جانب فیصلے صادر فرماتا ہے۔

اس قطعی اعلان اور ایمانی حقیقت کے واضح ہو نے کے بعد اب ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ۶ سے ۲۱ ستمبر تک جو انقلاب رونما ہوا وہ اب اپنے اچھے ثمرات سمیت ختم کیوں ہوگیا۔ اور اس کی جگہ ادبار و زوال اور باہمی بداعتمادی اور انتشار کیوں ہم پر غالب آگیا؟ (المنبر ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ص ۳۔۴)

# طالمود کی پیشگوئی

پیغام صلح کا ایک مضمون نگار لکھتا ہے۔

" آج کل جناب محترم مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور ان کے صاحبزادہ جناب میاں ناصر احمد صاحب محترم کو حضرت مسیح موعود کا جائز خلیفہ ثابت کرنے کے لئے یہودیوں کی کتاب طالمود کا ایک حوالہ بڑی شدومد سے پیش کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ حوالہ واقعہ کے بھی خلاف ہے اور احادیث کے بھی منافی ہے وہ حوالہ یہ ہے

"It is also said that he shall die and his Kingdom desend to his son and grandson"

طالمود جوزف بارکلے باب پنجم ص ۳۷ ماخوذ از الفضل ۲۶۸ء مورخہ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء

ترجمہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) فوت ہوگا اور اس کی سلطنت اس کے لڑکے اور پوتے یا نواسے کی طرف منتقل ہوگی۔ گرینڈسن ..... کا اطلاق پوتے اور نواسے دونوں پر ہو سکتا ہے۔

افسوس مجھے اصل کتاب تو نہیں مل سکی کہ میں پیش کردہ روایت کی صحت کی تحقیق کرتا لیکن روایت کے انہی الفاظ کو مدنظر رکھ کر جو الفضل میں درج کئے گئے ہیں کہنا پڑتا ہے کہ کیوں اس روایت کو درج کرنے کی تکلیف گوارا کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ تو مسلم طور پر واقعہ کے خلاف ہے۔ روایت تو یہ کہتی ہے کہ مسیح کی وفات پر اس کا بیٹا اس کی سلطنت کا مالک ہوگا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر حضور کا بیٹا حضور کا جانشین نہیں ہوا بلکہ ساری جماعت ہی صرف نہیں بلکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر حضور کے جانشین ہونے کا شرف محترمی حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔" (پیغام صلح $\frac{12}{65}$ ۱۵)

ہم مضمون نگار سے سوال کرتے ہیں کہ وہ بتائیں طالمود کی مندرجہ بالا پیشگوئی میں وہ کونسے الفاظ ہیں جن سے یہ نکلتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے بیٹے اور پوتے کے سوا کوئی اور خلیفہ نہیں ہوگا۔ اس میں تو صرف یہ کہا گیا ہے کہ آپ کا بیٹا اور پوتا ضرور خلیفہ ہوں گے۔ اس لئے اگر حضرت مولانا نور الدین پہلے خلیفہ ہوئے تو اس سے طالمود کی پیشگوئی کے اطلاق میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ اصل بات تو یہ دیکھنے والی ہے کہ آپ کا بیٹا اور پوتا آپ کے جانشین ہوئے ہیں یا نہیں۔

باقی مضمون نویس نے جو احادیث پیش کی ہیں وہ خود متضاد ہیں۔ حدیث لا المہدی الا عیسیٰ کے مطابق ان احادیث کا اطلاق ایک ہی شخصیت پر ہوتا ہے مگر بقول مضمون نگار ایک میں تو کہا گیا ہے کہ جانشین بنی تمیم میں سے ہوگا۔ اور دوسری میں کہا گیا ہے کہ مہدی کا بیٹا ہوگا۔

الامام المہدی اور مسیح موعود کے متعلق جو احادیث کتب میں موجود ہیں، ان کے متعلق محدثین کا فیصلہ ہے کہ بہت سی موضوع احادیث ان میں مل گئی ہوئی ہیں۔ اس لئے طالمود کی ایک پیشگوئی کی بحث میں بلاتحقیقات ان احادیث کو زیر بحث لانا صحیح انداز فکر نہیں ہے۔ ہمیں تو یہاں صرف یہ دیکھنا ہے کہ آیا طالمود کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے یا نہیں۔ ہمارے نزدیک یہ پیشگوئی اس صورت میں پوری ہوئی ہے۔ جس صورت میں ان کا پورا ہونا احمدی علماء نے پیش کیا ہے۔ جس پر پیغام صلح کے مضمون نگار نے ناحق مخالفانہ تنقید کا آغاز کیا ہے۔

رہی یہ بات کہ بہائی مدعی پر بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے تو اس کا کوئی حرج نہیں۔ اگر مضمون نویس دوسرے وجوہات کی بناء پر بہائی مدعی کو جھوٹا سمجھتا ہے تو یہی کافی ہے۔ صرف یہ بات اس کو سچا ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ مضمون نگار حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو سچا مدعی مانتا ہے اور اگر اس کے تعلق میں طالمود کی پیشگوئی پوری ہوتا ثابت ہے تو ظاہر ہے کہ طالمود کی پیشگوئی اسی کے متعلق تھی نہ کہ جھوٹے مدعی کے متعلق۔ طالمود کی پیشگوئی میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ مسیح کے بعد اس کا بیٹا اور پوتا جانشین ہوں گے اور یہی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں ثابت ہے۔ آپؑ کے بعد آپؑ کا بیٹا اور پوتا جانشین ہوئے ہیں یا نہیں؟ پیشگوئی میں یہ نہیں کہا گیا کہ ان کے پہلے یا بعد یا درمیان میں کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہوگا۔ یہ مضمون نگار کا اپنا قیاس اور تاویل ہے جو قابل اعتبار نہیں ہے۔ طالمود کی پیشگوئی ہزاروں لاکھوں نشانوں میں سے صرف ایک نشان ہے اور اسی لئے اس کو پیش کیا گیا ہے نہ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا یہ واحد نشان ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خلافت کا نور

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے۔ ربوہ)

انبیاء اور ماموریں کی بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

ویعلمھم الکتاب والحکمۃ
ویزکیھم۔ (البقرہ ع۱۵)

وہ جماعت مومنین کو علم و حکمت سکھاتے اور ان کے دلوں کو پاک کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے بھی یہی مقصد تھا چنانچہ حضور علیہ السلام کے ایک الہام

"آسمان سے دودھ اترا ہے
محفوظ رکھو۔" (تذکرہ ص۶۰۴)

میں بھی اسی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ وہی آسمانی دودھ تھا جس سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کامل کی برکت اور خدا کے فضل سے اس زمانہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے دلوں کو علم و حکمت سے پُر کیا اور ان کے قلوب کو پاک و صاف کیا جہاں یہ دودھ حضور علیہ السلام کی تصنیفات میں محفوظ ہے وہاں اسی مصفیٰ آسمانی دودھ کے دَور حضورؑ کی پاکیزہ صحبتوں میں جاری رہے چنانچہ جن سعید روحوں کو حضورؑ سے فیضِ صحبت حاصل ہوتا اور حضورؑ کی معیت میں حضورؑ کی پُرسوز دعاؤں اور نمازوں میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی وہ شراب معرفت کے نشے میں چور ہو جاتے ان کے دل دھل جاتے اور تبتّل الی اللہ کی وہ ایک عجیب کیفیت اپنے دلوں میں محسوس کرتے اس طرح کہ دنیا ان کی نظروں میں حقیر ہو جاتی اور وہ سب کچھ خدا کے لئے تج دینے کے لئے آمادہ ہو جاتے۔ شرابِ معرفت کے یہ متوالے یوں محسوس کرتے جیسے خدا کا نور ان کے دلوں میں اُتر رہا ہے۔ اور خدا خود ان کے دلوں میں نازل ہو رہا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ اس کیفیت و سرور سے وہی خوش بخت شناسا ہیں جنہیں حضور علیہ السلام کی صحبت کی یہ دولت نصیب تھی۔

(۲)

۱۹۰۸ء میں آسمانی دودھ کے جام معرفت پلانے والے یہ عظیم ساقی ہمیں سوگوار چھوڑ کر اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے مگر آپ کی برکت سے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے ذریعہ خدا کے فضل سے آپؑ کا جاری کردہ میخانہ معرفتِ الٰہی جاری رہا۔ سیدنا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ حضورؑ کے عشق میں چور ہو کر فنا فی الذات ہو چکے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی تعریف میں فرمایا ہے؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامّت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پراز نور یقیں بودے

آپ کی فدائیت کا یہ عالم تھا کہ حضور کی زیارت کے لئے جب آپ پہلی بار بھیرہ سے قادیان آئے تو فوراً واپسی کے ارادہ سے آئے تھے اسی لئے یکہ کو روک لیا تھا کہ ملاقات کے بعد واپس چلے جائیں گے لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی دلی محبت و اخلاص کو بھانپتے ہوئے آپ سے فرمایا کہ آپ چند دن یہاں اور ٹھہریں تو باوجود اس کے کہ بھیرہ میں ان کے مکان کی تعمیر جاری تھی جس کی وجہ سے انہیں فوراً جانا ضروری تھا آقا کے ارشاد پر فوری واپسی کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور یکہ واپس بھجوا دیا اور پھر جب حضور علیہ السلام نے آپ سے قادیان میں مستقل قیام کا ارشاد فرمایا تو بھیرہ میں اپنے کاروبار اور جائداد کا خیال دل سے نکال کر آقا کے قدموں میں دھونی رما کر بیٹھ گئے اور ایسے بیٹھے کہ پھر وہاں سے نہ اُٹھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر جب حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے مسندِ خلافتِ اولےٰ پر متمکن کیا تو قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اور حضورؑ کی نیابت کے طفیل حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مجالس علم و عرفان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے دودھ اور شرابِ معرفت کے دَور پھر سے چلنے لگے۔ وہ سعید روحیں جنہیں حضور رضی اللہ عنہ کی صحبت میں چند گھڑیاں گزارنے کی سعادت نصیب ہوتی خدا کے فضل سے اپنے اندر ایک تغیر محسوس کرتے اور حضور کی محفل سے جب اٹھتے تو حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں چور ہو کر نکلتے۔ قرآن مجید کے معارف سے مالا مال ہو کر نکلتے۔ اور اپنے اندر اسلام کی خاطر فدائیت کا وہی جذبہ محسوس کرتے جو سیدنا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے دل میں موجزن تھا۔

(۳)

انسان فانی ہے مگر خدائی سلسلے اس کے منشاء کے مطابق جاری رہتے ہیں ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ بھی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے تو جماعت نے یوں محسوس کیا جیسے یتیم ہو گئی ہے۔ اس نازک وقت میں کچھ لوگوں نے جماعت میں اختلاف پیدا کرنے اور اتحاد و اتفاق میں رخنہ اندازی کی کوشش کی مگر خدا نے ایک بار پھر جماعت مومنین کو سنبھالا۔ قدرتِ ثانیہ کا ایک بار پھر ظہور ہوا جماعت ایک بار پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی۔ یہ قادر و توانا خدا کی قدرت نمائی ہی تھی ورنہ بظاہر حالات اس کا کوئی امکان نہ تھا جماعت کمزور تھی تعداد میں کم تھی دنیوی وسائل سے محروم تھی اور سپہ سالار ناتجربہ کار تھا مگر خدائی ہاتھ اس کے پیچھے تھا جو دنیا کو نظر نہ آتا تھا چنانچہ محض خدا کے فضل سے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے ذریعہ حضور علیہ السلام کی نیابت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ۵۲ سالہ دورِ خلافت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ یہ میخانۂ معرفتِ الٰہی بدستور جاری رہا۔ اور آسمان سے اترنے والے دودھ کے دَور ساری رہے جس سے شرابِ معرفت کے متوالے سرشار ہوئے آسمان سے اترنے والا یہ دودھ خلافتِ ثانیہ کے مبارک دَور میں نہ صرف ہمیں تفسیر کبیر کی متعدد اور ضخیم جلدوں کے ہزاروں صفحات میں چھلکتا نظر آتا ہے بلکہ حضور کے ارشادات اور ملفوظات اور حضور کی مجالس میں بھی اسی دودھ کے دَور چلتے نظر آتے تھے جس سے چھوٹے بڑے عورتیں اور مرد بوڑھے اور جوان سبھی لطف اندوز ہوتے اپنے اندر ایک نمایاں تغیر محسوس کرتے اور خدا کے فضل سے نئی زندگی پاتے تھے۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

سنہ ۱۹۴۴ء کا زمانہ تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مصلح موعودؓ کے اعلان کے ساتھ ہی جماعت میں خوشی کی نئی لہر اور جوش پیدا ہو چکا تھا۔ ان ایام میں حضور رضی اللہ عنہ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد نماز عشاء تک مسجد مبارک میں تشریف رکھتے اور اپنے خدام کو ارشادات سے نوازتے۔ مسجد ہر طبقہ اور ہر عمر کے احباب سے کھچا کھچ بھری ہوتی چند دن میں مسجد مبارک تنگ نظر آنے لگی تو حضور رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں مسجد مبارک کی توسیع کی تحریک فرمائی دیکھتے ہی دیکھتے چند لمحوں میں حضور رضی کے سامنے روپوں کا ڈھیر لگ گیا۔ وعدہ جات الگ تھے۔ چنانچہ فوراً مسجد کی توسیع کا کام شروع ہو گیا۔ خاکسار نے ان ایام میں یہ امر خاص طور پر نوٹ کیا کہ بچے اور نوجوان بھی ان مجالس میں گہری دلچسپی لیتے اور باقاعدہ ان میں شریک ہوتے۔ یہ کیفیت جملہ درسگاہوں یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول تعلیم الاسلام کالج۔ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے سبھی طلبہ کی تھی۔ الغرض مسجد مبارک میں مغرب سے عشاء تک یہ پاک محفلیں روزانہ منعقد ہوتیں معرفت کی باتیں ہوتیں۔ ہم سب اس سے فیضیاب ہوتے۔ بچوں اور نوجوانوں میں یہ ذوق و شوق چند دنوں میں سرد نہیں پڑ گیا تھا بلکہ خدا کے فضل سے ۱۹۴۷ء تک جبکہ یہ محافل قادیان میں جاری رہیں اس وقت تک ان کی یہ دلچسپی قائم رہی مسجد مبارک میں تِل دھرنے کو جگہ نہ ہوتی۔ دینی باتوں سے نوجوانوں کی یہ دلچسپی شغف اور شوق اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے والہیت اور شدید محبت دیکھ کر خوشی ہوتی۔ اور اس بات کا دلوں میں یقین پیدا ہوتا کہ شرابِ معرفت سلسلہ کے لئے درد اور خدمتِ خلق کا جذبہ انشاء اللہ آئندہ نسل میں بھی جاری رہیگا اور سلسلہ کے مستقبل کے متعلق کسی قسم کی گھبراہٹ اور فکر کی گنجائش نہیں ہو گی غرضیکہ احباب قادیان اُن ایام میں حضورؓ کی اقتداء میں نمازوں اور حضورؓ کی پر درد و سوز اور پر خشوع و خضوع دعاؤں میں کثرت سے شریک ہوتے اور یوں محسوس کرتے جیسے رحمت کے فرشتے ان پر نازل ہو رہے ہیں۔ دل دھل رہے ہیں اور زنگ دور ہو رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ کے برکات و فیوض خلافت خدا کے فضل سے حضورؓ کی زندگی کے آخری لمحات تک جاری رہے۔ جماعت بلحاظ انوار و افضال الٰہی کے۔ بلحاظ روحانی ترقی و قربِ الٰہی کے بلحاظ اسلام کی اشاعت کے لئے قربانی کے بلحاظ اشاعتِ اسلام کے لئے مساعی کے بلحاظ اتفاق و اتحاد اور بلحاظ اخلاص اور ایمان کے خدا کے فضل سے حضور رضی اللہ کی زندگی کے آخری لمحات تک روز بروز ترقی کرتی چلی گئی۔

(۴)

ہم پر فضل فرماتے ہوئے اب اللہ تعالےٰ نے قدرتِ ثانیہ کا ایک بار پھر ظہور فرمایا ہے

اس نے ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں خلافتِ ثالثہ کی شکل میں یہ نعمت ایک بار پھر عنایت فرما دی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آسمان سے اترنے والے دودھ اور شرابِ معرفت کا یہ میخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں اور خدا کے فضل سے بدستور جاری ہے جس سے ہم سبھی لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس پر ہم اللہ تعالےٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ ہم سب نے یہ محسوس کیا ہے اور ہم سب اس کے شاہد ہیں کہ جس طرح بجلی کی رو سے تعلق قائم ہوتے ہی بجلی کے قمقمہ میں ایک خاص نور، چمک اور روشنی پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح خدا کے فضل سے خلافت کی خلعت زیب تن کرتے ہی حضور ایدہ اللہ میں بھی ایک نرالی شان پیدا ہو گئی ہے جس کو ہم خلافت کا نور کہہ سکتے ہیں۔ دراصل اللہ تعالےٰ نے جسے خلیفہ بنانا ہوتا ہے شروع سے ہی اس میں بارِ خلافت کو اٹھانے کی صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں لیکن ان کا ظہور خلافت کی خلعت زیب تن کرنے پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم سب اس امر کے شاہد ہیں کہ خلیفہ بننے کے ساتھ ہی حضور کے لطف و احسان اور شفقت و محبت میں ایک خاص شان پیدا ہو گئی ہے۔ اور جن خوش قسمت احباب کو حضور کی اقتداء میں نمازوں اور پُرسوز دعاؤں میں شریک ہونے اور روحانیت سے لبریز پُرمعارف خطبات اور تقاریر سُننے کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کے دل گواہی دیتے ہیں کہ پُرلطف صحبتوں اور روحانی مجالس کی نعمت ہمیں خدا کے فضل سے ایک بار پھر مل گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نماز کی ہر حرکت و سکون اور رکوع و سجود میں نہایت سوز کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑاتے اور مقتدین اور ساری جماعت اور اسلام کے لئے پُر درد دعائیں کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت کی برکت سے حضور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں بھی خدا کے فضل سے یہی کیفیت منعکس ہو جاتی ہے۔ دل دھل جاتے ہیں۔ زنگ دور ہو جاتے ہیں اور سبھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے حضور میں حاضر ہیں۔ اس لئے حضور کی پُردرد و سوز دعاؤں میں شریک ہو کر وہ بھی اپنا سینہ چاک کر کے نہایت خشوع و خضوع اور الحاح کے ساتھ خدا کے حضور التجائیں کرتے ہیں اور جب نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو وہ خدا کے فضل سے اپنے اندر ایک نمایاں تغیر اور نیک تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں جہاں اللہ تعالےٰ نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں ایک خاص کشش پیدا کر دی ہے وہاں اسکی وجہ سے احباب جماعت کے دلوں میں بھی خدا کے فضل سے حضور سے شدید جذبۂ محبت و عقیدت اور والہیت کا رنگ پیدا ہو چکا ہے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔ حضور کی باتوں سے قلوب کو جلاء اور تسکین میسر آتی ہے اور حضور کی صحبت اور معیت میں دل صاف ہو جاتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ قلم میں اس کیف و سرور کا نقشہ کھینچنے کا یارا نہیں۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آسمان سے اترنے والے دودھ اور حضور کے قائم کردہ شرابِ معرفت کے میخانہ کی برکت ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس عظیم نعمت کی دل سے قدر کرنے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اشاروں پر چلنے کی توفیق دے حضور ایدہ اللہ کو خدمتِ دین سے بھرپور اور کامیاب و کامران لمبی زندگی عطا فرمائے ہر آن حضور کی خود رہنمائی فرمائے اور ہمیشہ حضور کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے یہاں تک کہ تمام دنیا میں اسلام غالب آجائے اور جمیع اقوامِ عالم حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کر دیں اور ان سب کا معبودِ حقیقی سے مضبوط رشتہ قائم ہو جائے۔

آمین اللّٰھم آمین

# عزمِ مجاہدانہ

(مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے)

الٰہی! اِس بزم پر ہمیشہ رہے تیری چشمِ خسروانہ!
کہ ہم نے تسبیحِ ربطِ ملّت! پرو کے رکھی ہے دانہ دانہ!

نہیں یہ ممکن چھُپا کے رکھوں، مَیں اپنا عزمِ مجاہدانہ!
سلام اے میرے ہم صفیرو! مَیں لے چلا اپنا آشیانہ!

چل آ مرے ساتھ قعرِ دریا، میں گائیں منجدھار کا ترانہ!
کہ دُور ساحل پہ جا کے چھُپنا بھی ڈوبنے کا ہے اِک بہانہ!

اِسی بناء پر ہمیشہ مجھ سے خفا رہی گردشِ زمانہ!
کہ مَیں نے کیوں اپنے دیدہ و دل کو رنگ بخشا نہ تاجرانہ!

ملول مت ہو۔ اگر چمن میں گلاب کھِلتے ہی لُٹ گیا ہے
ازل سے فطرت سُنا رہی ہے۔ یہی کہانی۔ یہی فسانہ!

مَیں خوش ہوں اختر کہ زندگی میری دیں کے کچھ کام آگئی ہے!
یہی ہے شاید لہُو لگا کر شہید ہونے کا اِک بہانہ!

# روزنامہ الفضل کا "فضلِ عمرؓ نمبر"

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ مارچ ۱۹۶۶ء میں سیدنا حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں الفضل کا ایک نہایت اہم خاص نمبر شائع ہوگا جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا اور متعدد تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

جملہ اہلِ قلم حضرات سے درخواست ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے عظیم الشان دینی، قومی اور ملّی کارناموں پر اور حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

# درخواستِ دُعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب صراف بازار نیچے بنداں سیالکوٹ شہر آجکل بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(مرزا انیس احمد ــــ ربوہ)

# اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مؤرخہ ۲۳/۱/۶۶ بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں عزیزم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ابن محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بار ایٹ لاء و کیل القانون ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ شفقت عصمت ایم۔ اے بنت محترم چوہدری عصمت اللہ خاں صاحب ایڈووکیٹ لاہور مبلغ دس ہزار روپے حق مہر کے ساتھ اعلان فرمایا۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین +

(خاکسار منور احمد ملک انچارج فضلِ عمر ریسرچ۔ ربوہ)

# آخری زمانہ کے مُصلح کے متعلق زرتشت نبیؑ کی پیشگوئی کا اصل مصداق کون ہے؟

محمد اسد اللہ صاحب قریشی (مربی سلسلہ) حال کیمبل پور

(۲)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایرانی یا فارسی الاصل مدعی نے پیشگوئی کے مطابق نبوت کا دعوےٰ کیا اور اس کے ذریعہ دورِ نبوت کا آغاز ہوا اور اس نے خدا سے الہام کے ذریعہ خبر پاکر یہ بھی اعلان کیا کہ غیر تشریعی امتی نبوت جاری ہے اور کبھی بھی منقطع نہ ہوگی اور دوسرے ایرانی الاصل مدعی نے نہ تو پیغمبر ہونے کا دعوےٰ کیا۔ نہ اس کے ذریعہ نبوت جاری ہوئی بلکہ اس نے اعلان کیا کہ نبوت کا دور بالکل ختم ہو چکا ہے۔ امتِ محمدیہ میں بھی نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ ان دونو مدعیوں میں سے پیشگوئی کے مطابق کونسے مدعی کو اس کا حقیقی مصداق قرار دینا قرینِ انصاف ہے؟ اول الذکر مدعی کو یا مؤخر الذکر مدعی کو! اول الذکر مدعی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں اور مؤخر الذکر مدعی جناب بہاء اللہ صاحب ہیں اور دونو فارسی الاصل ہیں۔ اول الذکر مدعی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے زیرِ نظر پیشگوئی اور اپنے الہامات کے مطابق نبوت کا دعوےٰ کیا اور اپنے بعد بھی غیر تشریعی نبوت کو غیر منقطع اور ہمیشہ کے لئے جاری قرار دیا اور مؤخر الذکر مدعی بہاء اللہ نے نہ پیغمبری کا دعوےٰ کیا نہ اسے جاری قرار دیا۔ بلکہ اعلان کیا کہ دورِ نبوت ختم ہے اب صرف قدرتِ الٰہی کے جدید دور کا ظہور ہے نہ نبوت کا دور۔ اس لئے جناب بہاء اللہ صاحب کو "ظہورِ اعظم" کہا جاتا ہے۔

رہا یہ کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ بہاء اللہ نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا اور اہل بہاء ان کو نبی نہیں مانتے۔ اس سوال کے جواب میں اہل بہاء کے لٹریچر سے دو حوالے درج کرنا کافی ہوں گے۔ ابوالفضل بہائی اپنی کتاب "کتاب الفرائد" میں لکھتے ہیں:

اینکہ جناب شیخ گمان فرمودہ اندکہ شاید ادعائے ایشاں ادعائے نبوت باشد محض وہم و گمان خود جناب شیخ است وہر کس با اہل بہاء معاشر و یا از کتب ایں طائفہ مطلع باشد میداند کہ نہ در الواحِ مقدسہ ادعائے نبوت وارد شدہ و نہ در السنۂ اہل بہاء نبی بر آں وجودِ اقدس اطلاق گشتہ"

(کتاب الفرائد صفحہ ۲۷۵)

یعنی جناب شیخ کا جو یہ گمان ہے کہ ان کا دعوےٰ نبوت ہے۔ یہ محض ان کا اپنا ایک گمان ہے اور جس شخص نے اہل بہاء کی مجلس کی ہو یا ان کی کتابیں پڑھی ہوں وہ جانتا ہے کہ نہ تو الواحِ مقدسہ میں نبوت کا دعوےٰ وارد ہوا ہے اور نہ اہل بہاء کی زبانوں سے آپ کے وجود (بہاء اللہ کے وجود) ناقل) پر نبی کا لفظ بولا جاتا ہے۔

دوسرا حوالہ اہل بہاء کے رسالہ کوکب ہند دہلی سے درج کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:-

"اہل بہاء دورِ نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ امتِ محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے۔ اہل خدا کی قدرت کو ختم نہیں جانتے اسلئے خدا کی قدرت کے نئے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں جو نبوت سے آگے ایک نئی شان رکھتا ہے اور یہ دورِ نبوت کے ختم ہونے کا کھلا اعلان ہے۔ اسلئے اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور موعودِ کل ادیان نبی یا رسول ہے بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے"

(رسالہ کوکب ہند دہلی جلد ۶ نمبر ۶
۲۴ جون ۱۹۲۸ء)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ اہل بہاء جناب بہاء اللہ کو نبی یا رسول نہیں مانتے اور وہ نبوت کے دور کو ختم سمجھتے ہیں اور جناب بہاء اللہ کو مستقل خدائی ظہور سمجھتے ہیں گویا جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدائی ظہور مانتے ہیں اسی طرح اہل بہاء جناب بہاء اللہ کو مستقل خدائی ظہور قرار دیا ہے۔ جناب بہاء اللہ صاحب کا اپنا قول ہے۔

لا الٰہ الا انا المسجون الفرید (مبین صفحہ ۲۸۶)

یعنی مجھ اکیلے قیدی کے سوا (بہاء اللہ اس وقت نظر بند تھے ناقل) اور کوئی معبود نہیں (ایسے دعویٰ خدائی سے خدا کی پناہ ناقل)

اب یہ بات صاف ہو گئی کہ بہاء اللہ نے نہ تو نبوت کا دعوےٰ کیا نہ ہی اہل بہاء اسے نبی سمجھتے ہیں پس زرتشت نبی کی مذکورہ پیشگوئی کے وہ کس طرح مصداق ہو سکتے ہیں؟ جبکہ اس پیشگوئی میں زرتشتیوں میں موعود کے ذریعہ دوبارہ اجراءِ نبوت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ سو حقیقت یہی ہے کہ مذکورہ پیشگوئی کے حقیقی مصداق بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ جن کے ذریعہ اجراءِ نبوت کا دیا ہوا قدیم وعدہ پورا ہو گیا۔

## فارسی الاصل اور پیشگوئی کی اصل منشاء

۳۔ تیسری وجہ جس کی بناء پر مذکورہ پیشگوئی کا حقیقی مصداق بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو قرار دیا گیا ہے یہ ہے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (پیغمبر اسلام) نے بھی اپنے بعد ایک فارسی الاصل مصلح و مجدد کی پیشگوئی فرمائی تھی اور اسے اپنے دین کو زندہ کرنے اور قرآنی شریعت کو دوبارہ قائم کرنے والا بتلایا تھا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس یعنی اگر ایمان آسمان پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تب بھی ابناء فارس میں سے ایک شخص اسکو دوبارہ زمین پر واپس لاکر قائم کرے گا۔ بعض روایات میں ہے کہ اگر دین ثریا پر جا چکا ہوگا تو اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ گویا جس فارسی الاصل شخص کے ظہور کی خبر دی گئی ہے وہ پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا مصلح و مجدد ہوگا نہ کہ آپ کے قرآن و اسلام کو منسوخ کرنے والا۔ یہ پیشگوئی بالکل اسی مضمون کو ظاہر کر رہی ہے جسے زرتشت نبی علیہ السلام کی پیشگوئی میں اوپر بیان کیا گیا ہے زرتشت نبی نے فرمایا ہے کہ اے ایرانیوں میں سے یا "اہل فارس" میں سے موعود مصلح مبعوث ہوگا اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ایمان کو دوبارہ زمین پر لانے اور قائم کرنے والا" "ابناء فارس" میں سے ہوگا" دونو پیشگوئیوں میں "از کسان تو" یا "ابناء فارس" کے الفاظ صاف بتلا رہے ہیں کہ موعود کے لئے فارسی الاصل ہونا ضروری ہے نہ ملک فارس سے ظہور۔ یعنی اگر ایک شخص نسبت کے لحاظ سے فارسی الاصل یا ایرانی الاصل ثابت ہو تو وہ خواہ کسی بھی ملک سے مبعوث ہو پیشگوئی کا مصداق اور اسکی منشاء کو پورا کرنے والا ہوگا۔ پیشگوئی کا مقصد یہ نہیں ہے کہ موعود ملک ایران سے ظاہر ہوگا بلکہ یہ ہے کہ وہ ایرانی الاصل ہوگا۔ اسی لئے مذکورہ پیشگوئی میں یہ الفاظ ہیں "از کسان تو کسے" یعنی اے مخاطبین! تم میں سے کسی کو اٹھاؤں گا۔ ان الفاظ کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ "اے میرے ماننے والو! تم میں سے کسی کو اٹھاؤں گا۔ یعنی موعود میرا روحانی فرزند ہوگا۔ اور مجھے ماننے والا ہوگا۔ دوسرے یہ کہ موعود تمہارے فرزندوں میں سے ہوگا یعنی ایرانی الاصل ہوگا۔ حدیث نبوی کے الفاظ "ابناء فارس" سے ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ پس یہ سمجھنا کہ پیشگوئی کے مطابق موعود کا ملک ایران سے ظہور ضروری ہے درست نہیں۔ بلکہ پیشگوئی کے مطابق موعود کا صرف ایرانی الاصل ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ کسی ملک سے ظاہر ہو۔ پس "ایرانی الاصل" ہونا پیشگوئی کی اصل منشاء ہے۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے نسب سے بالکل ظاہر و باہر ہے کہ وہ ایرانی الاصل ہیں آپ کے مورثِ اعلیٰ حاجی برلاس ہیں جو ایرانی النسل تھے۔ آپ کے الہامات میں بھی آپ کو فارسی الاصل قرار دیا گیا ہے۔ الہام میں فرمایا ہے۔ خذوا التوحید یا ابناء فارس یعنی اے ابنائے فارس توحید کو مضبوطی سے پکڑو پس ہمارے نزدیک زیرِ نظر پیشگوئی کے اصل مصداق آپ ہی ہیں نہ کوئی اور!

(باقی)

## دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی مرزا عبدالحمید خان صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر گرے فرائرز (پاکستان) لمیٹڈ کراچی منگل ۲۵ رمضان المبارک کو لائلپور میں وفات پاگئے۔ آپ کیپٹن مرزا عمر حیات خان صاحب آف ... انہوں کے فرزند اکبر اور مرزا افضل بیگ صاحب آف قادیان کے داماد تھے مرحوم کی عمر ۴۷ سال تھی آپ نے بیوہ کے علاوہ چھ چھوٹے بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم ناظم آباد کراچی کے سرگرم رکن تھے نہایت مخلص اور سلسلہ کے لئے درد رکھنے والے تھے جماعتی کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔

نمازِ جنازہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بروز بدھ ۱۹ جنوری سنہ ۶۶ء کو ظہر کی نماز کے بعد پڑھائی اس کے قبل شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے ان کا جنازہ لائلپور میں پڑھا

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

۲۔ میرے خسر مولوی محمد علی صاحب آف بھیرو چیچی ضلع گورداسپور حال گھسیٹ پور ضلع لائلپور پر ۱۸ نومبر ۶۵ء کو فالج کا حملہ ہوا۔ اسی بیماری میں ۱۲ دسمبر ۶۵ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص احمدی تھے بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائی جائے۔ (ماسٹر عبدالعزیز چک ۲۲۵ غ ب ... )

## ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی ایک اور قسط

تحریک جدید کے سال ۳۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کرنیوالے مجاہدین

| | | |
|---|---|---|
| قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر | | ۴۰-۰۰ |
| چوہدری انور مبشر صاحب | وہاڑی | ۱۵-۰۰ |
| اہل و عیال چوہدری جلال الدین صاحب | " | ۲۹-۰۰ |
| میر محمد یحیٰی صاحب فورٹ سنڈیمن | | ۴۰-۰۰ |
| شیخ محمد الدین صاحب | دیپالپور | ۴۰-۲۵ |
| چوہدری محمد الدین صاحب | " | ۱۰-۲۵ |
| شیخ محمد اقبال صاحب | " | ۶۰-۲۵ |
| محمد انور صاحب ہاشمی | ملتان چھاؤنی | ۱۷-۰۰ |
| حکیم فتح محمد صاحب | ڈگری ضلع تھرپارکر | ۹۲-۰۰ |
| بشیر احمد خانصاحب | مبشر میڈیکو ملتان | ۸۰-۰۰ |
| چوہدری غلام حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ حویلیاں | | ۲۲۶-۰۰ |
| عبدالعزیز صاحب ڈار معہ اہلیہ | ایبٹ آباد | ۷۰-۰۰ |
| محمد یوسف صاحب ڈرائیور | T.B معہ اہل و عیال | ۱۱۲-۰۰ |
| صوبیدار ضیاء الدین صاحب | A.M.C | ۱۰۷-۵۰ |
| مولوی محمد عرفان صاحب صدر جماعت احمدیہ مانسہرہ | | ۱۰۶-۰۰ |
| سید محمد اقبال شاہ صاحب | " | ۱۱-۰۰ |
| سید عبدالرحیم شاہ صاحب | | ۵۰-۰۰ |
| چوہدری ناصر احمد صاحب پشاور | | ۲۸-۲۵ |
| میاں شریف احمد صاحب | سول کوارٹرز پشاور | ۲۰-۰۰ |
| حافظ محمد اعظم صاحب منجانب والدہ محمد صدیق صاحب | | ۱۰-۵۰ |
| ڈاکٹر رشید احمد صاحب | پشاور | ۲۲۵-۰۰ |
| منور احمد صاحب محمود | " | ۵۵-۰۰ |
| فیض احمد صاحب اسلم | " | ۳۱-۰۰ |
| شیخ محمد لطیف صاحب | " | ۵۲-۰۰ |
| چوہدری بشیر احمد خان صاحب | " | ۱۲۵-۰۰ |
| رکن الدین صاحب | " | ۴۹-۰۰ |
| ملک مبارک احمد صاحب | " | ۶۷-۰۰ |
| حبیب اللہ خانصاحب | " | ۱۷-۰۰ |
| ڈاکٹر مبارک احمد صاحب | | ۲۰۰-۰۰ |
| مرزا بشیر احمد صاحب وکیل | | ۱۰-۰۰ |

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

## درخواست ہائے دعا

۱ - استاذی المکرم ماسٹر حسن محمد صاحب کلو سوہلوی پنشنر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے ڈاکٹروں نے انہیں چلنے پھرنے سے منع کر دیا ہے۔ وہ احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہیں اور اپنی کامل و عاجل شفایابی اور نیک انجام کیلئے درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار محمد عبداللہ قریشی کارکن سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

۲ - خاکسار کے خالو جان کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ محمد اکرم عزیز محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

۳ - میرا بیٹا عزیزم شیخ بشارت احمد کئی دنوں سے بعارضہ یرقان بیمار ہے۔

والد شیخ بشارت احمد مری روڈ راولپنڈی

۴ - خاکسار کے دادا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں عرصہ دو سال سے بیمار ہیں اور میری ہمشیرہ بھی دو تین سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

محمد عبداللہ خادم چک نمبر 3 جنوبی ضلع سرگودہا حال مقیم کراچی۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ ان سب کے دعا فرمائیں۔

**تصحیح** جو نسخہ خاکسار کی طرف سے مرگی کی مرض کا شائع ہوا ہے اس میں ایک غلطی ہو گئی ہے۔ صحیح نسخہ یہ ہے۔ عقرقرحہ = ایک چھٹانک شہد خالص ایک پاؤ

## معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کریں۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجعلنا منھم۔

۳۷۴ - محترمہ بیگم صاحبہ قمر عطاء اللہ صاحب لاہور منجانب ساس محترمہ حاکم بی بی صاحبہ مرحومہ — ۳۰۰-۰۰

۳۷۵ - مکرم ملک بشیر احمد صاحب نوشہری گلبرگ لاہور — ۳۰۰-۰۰

۳۷۶ - مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب آف سکھاریاں چک نمبر ۱۵۸ - ایچ پی - ضلع بہاولنگر — ۳۰۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## نئے سال میں نیا عزم اور نیا جذبہ

سالوں سال زندگی یونہی گزرتی چلی جاتی ہے اور وہ لمحہ شاذ و نادر کے طور پر ہی کسی خوش بخت کو نصیب ہوتا ہے جو توجہ دلائے کہ جیب ای کی ہے جو وقت کی قدر کرے اور یہ فکر پیدا ہو کہ اتنی دور کی مسافت تھوڑے سے عرصہ میں کیونکر طے ہو گی حالانکہ جو وقت گزر گیا وہ ہمیشہ کے لئے گزر گیا باایں ہمہ زندگی کے کسی بھی مرحلہ پر اگر اس جیب کا احساس پیدا ہو جائے تو ایک نئے عزم اور ایک نئے جذبہ کے ساتھ سالوں کی کمیاں نہیں گھنٹوں بلکہ لمحوں میں پوری کی جا سکتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ دکھتوں کے ان بھر نوید ایام میں رجوع برحمت ہونے والے کو راضی کر لیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں ہمارے سارے گناہوں کی میل دھل جائے گی۔ اور ہمارے اندر وہ نور پیدا ہو گا جس سے سارے اندھیرے چھٹ جائیں گے۔ اور ہمارے اندر ایک نئی طاقت پیدا ہو گی جس سے ہماری تیز گامی میں برق رفتاری کا ساز لگ آجائے گا اور ہم ہر ایک نئے زاویہ سے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صداقت پر مہر لگانے والے بن جائیں گے۔ کیونکہ صدیوں کا کام سالوں کا، سالوں کا کام مہینوں اور مہینوں کا کام ہفتوں میں سرانجام پائے گا۔ قصہ مختصر ہماری کوئی جدوجہد یا عبادت کوئی معنی نہیں رکھتی چاہے وہ صدیوں پر ہی پھیلی ہوئی کیوں نہ ہو تاوقتیکہ اس کی نظر کرم اپنے فضل سے نہ نوازے۔

خدا کرے اور کوئی عجب بھی نہیں کہ زندگی کے اس نئے سال میں ہی اس کے فضل کی کلید ہمارے ہاتھ لگ جائے اور ہماری سالوں کی بگڑی باقی ماندہ سالوں ہی میں بن جائے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## سرمہ نور سے عینک اتر گئی

مکرم مولوی شمس الدین صاحب سیالے (ٹیچر میونسپل ہائی سکول بوریوالہ) تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کا سرمہ نور میرے خسر چوہدری فضل کریم صاحب بی اے بی ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر مرحوم مسلسل استعمال کیا کرتے تھے۔ آخری عمر میں انہوں نے عینک کا استعمال چھوڑ دیا میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ عینک کے بغیر پڑھ نہیں سکتے تھے اب پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں مسلسل سرمہ نور استعمال کرتا رہا ہوں۔ اس کے استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہی۔ میں جب بھی چھٹیوں میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر جلسہ سالانہ یا مجلس مشاورت پر آتا تو چوہدری صاحب مرحوم ہمیشہ چار شیشیاں سرمہ نور کی منگوایا کرتے تھے اور تاکید کیا کرتے تھے دیکھنا سرمہ نوری ہو کوئی اور نہ ہو۔ چار شیشیاں بحفاظت ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں"

ملنے کا پتہ:- شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ۔

# وصایا

**ضروری نوٹ:** (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسلسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

## نمبر ۱۸۰۶۰

میں محمد علی ولد علی گوہر صاحب قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر تقریباً ۵۲½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد علی دکاندار گولبازار ربوہ ۱۲/۶۵

گواہ شد:۔ محمد احمد پسر حوصی محمد علی محلہ دار الصدر جنوبی گولبازار۔ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد۔ محمد علی احمد ابن خدا بخش گولبازار ربوہ

## نمبر ۱۸۰۶۱

میں امتہ العزیز زوجہ محمد علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد حق مہر مبلغ دو صد پچاس روپے ہے۔ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے ۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ اپنے خاوند سے ملتا ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :۔ امتہ العزیز (نشان انگوٹھا)

گواہ شد:۔ محمد علی احمد ولد خدا بخش جمال بیکری گولبازار۔ ربوہ

گواہ شد:۔ محمد علی دکاندار گولبازار۔ ربوہ

## نمبر ۱۸۰۶۲

میں رحیم بخش ولد وزیر خان قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چک نمبر ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پور ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ زرعی زمین ۱۲ ایکڑ واقع چک ۶۹ ر۔ب۔ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور مالیتی تیس ہزار (۳۰,۰۰۰) روپے فی ایکڑ ڈھائی ہزار روپے

نوٹ:۔ اس زمین پر تقریباً چھ ہزار روپے بطور زر رہن اور زر مرتہن ادائیگی سرکار میرے ذمہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا رحیم بخش ولد وزیر خان چک ۶۹۔ ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور

گواہ شد۔ عبدالرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور ۴ ۵/۶۵

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا چک ۶۹۔ ر۔ب۔ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور

## نمبر ۱۸۰۶۳

میں حمیداں بی بی بیوہ میاں عمر دین قوم ارائیں عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن ٹکڑا نمبر ۳/۵۶ ڈاک خانہ کلر اکلاں ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا جو میں اپنے مرحوم خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔

طلائی بالیاں بیس عدد وزنی دس تولہ جس کی موجودہ قیمت بارہ صد روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :۔ نشان انگوٹھا حمیداں بی بی بیوہ عمر دین

گواہ شد۔ محمد صدیق ولد عمر دین پسر موصیہ

گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

## نمبر ۱۸۰۶۴

میں منصورہ بیگم زوجہ عبدالعزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے حق مہر جو مبلغ تین صد روپے جو بذمہ خاوند ہے میرا زیور حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی سوا تولہ مالیتی ۱۶۲ روپے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :۔ منصورہ بیگم

گواہ شد :۔ محمد دین سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی۔ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد۔ چوہدری عبدالعزیز عزیز سائیکل ورکس گولبازار۔ ربوہ

## دعائے مغفرت

محترمہ حمیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم برادرم محمد یوسف صاحب چک ۳۰۹ ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۶۶ء کو طویل عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد ۳۲ سال کی عمر میں اپنے حی و قیوم خدا کے حضور حاضر ہو گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت سادہ طبیعت پائی تھی بہت نیک اور ملنسار تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ مرحومہ نے اپنے یادگار کے طور پر تین لڑکے اور دو لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور خاص مقام قرب سے نوازے آمین۔

(غلام رسول کارکن دفتر الفضل۔ ربوہ)

### ضروری اعلان برائے خریداران الفضل

الفضل کے خطبہ نمبر کے خریداران کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ بھی حسب سابق ہر منگلوار کو اخبار الفضل کا خطبہ نمبر باقاعدگی سے شائع کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں اگر کسی خریدار کو کوئی شکایت ہو تو وہ کسی اور دفتر کی طرف رجوع کرنے کی بجائے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی شکایت کا اول فرصت میں تدارک کیا جائے گا۔

(منیجر الفضل)

# ہر احمدی اپنے اہل و عیال کی اصلاح کا ذمّہ دار ہے

## اس کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو نمازوں کیلئے مساجد میں لائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں کی تربیت کے ضمن میں نماز باجماعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے نزدیک مساجد منبع ہیں تمام کاموں کا اور سرچشمہ ہیں مسلمانوں کی تمام جدوجہد کا۔ اور حلقہ وار انجمنوں کا قیام اسی غرض کے لئے کیا گیا ہے کہ کارکن اپنے فرائض سمجھیں اور ان مقاصد کو اپنے سامنے رکھیں جن کے لئے یہ تقسیم عمل میں لائی گئی ہے۔

عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے حلقہ کے تمام افراد کو اپنے زیر نظر رکھیں اور ہر شخص کی شکل اور اس کے نام سے ذاتی واقفیت پیدا کریں اور جو لڑکے دس سال سے اوپر کے ہوں ان کے لئے یہ لازمی قرار دیں کہ وہ مسجد میں نماز پڑھیں۔ قرآن کریم نے ہر فرد کو اپنی اولاد کا ذمہ دار قرار دیا ہے وہ فرماتا ہے

قوا انفسکم و اھلیکم ناراً

اے لوگو تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ تم نہ صرف اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی بچاؤ۔ پس ہر شخص اپنی بیوی اور بچوں کا ذمہ دار ہے۔ اس سے صرف یہی نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نماز پڑھتے تھے یا نہیں۔ صرف یہی نہیں پوچھا جائے گا کہ تم زکوٰۃ دیتے تھے یا نہیں۔ تم روزے رکھتے تھے یا نہیں تم حج کرتے تھے یا نہیں۔ بلکہ یہ بھی پوچھا جائے گا کہ تمہارے بیوی بچے بھی زکوٰۃ دیتے روزے رکھتے اور حج کرتے تھے یا نہیں اور اگر کسی کے متعلق یہ ثابت ہوا کہ اس نے اپنے بیوی اور بچوں کے متعلق اس امر میں کوتاہی کا ثبوت دیا ہے تو وہ اس سزا کا مستحق ہو گا جو نماز چھوڑنے والے، روزہ نہ رکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے حج نہ کرنے والے کے لئے مقرر ہے۔ پس ہر فرد اس امر کا ذمہ دار ہے کہ وہ اپنی اولاد کو مسجدوں میں حاضر کرے بچوں کو مساجد میں لانا احادیث سے اس قدر تواتر سے ثابت ہے کہ کوئی

اندھا ہی اس سے انکار کر سکتا ہے حدیثوں میں صاف طور پر آتا ہے کہ پہلے مرد کھڑے ہوں۔ پھر عورتیں اور پھر بچے۔ اگر بچوں کا نمازوں میں شامل ہونا ضروری نہیں تھا تو ان کا ذکر کیوں کیا گیا۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ بچوں کو مسجدوں میں نہ لایا جائے۔ مگر بچوں سے مراد وہ بچے نہیں جو بالکل چھوٹے ہوں اور مسجدوں میں آکر رونا چیخنا شروع کر دیں یا وہ بچے بھی مراد نہیں کہ بیوی آٹا گوندھنے لگے تو وہ اپنے میاں سے کہہ دے کہ ذرا اس بچے کو نماز میں لیتے جانا۔ ۔ ۔ ۔

پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو مسجدوں میں لاؤ تو میری مراد یہ ہے کہ ان بچوں کو لاؤ جن کے متعلق شریعت یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ مسجدوں میں آئیں جن لوگوں کے بچے آوارہ ہوا کرتے ہیں تم غور کر کے دیکھ لو ان میں سے اکثر ایسے ہی بچے ہوں گے

جو بے نماز ہوں گے۔ اور اکثر ایسے ہی والدین کے بچے ہوں گے جو اپنے بچوں کی نمازوں کی نگرانی نہیں کرتے۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور تذلل کرے اور پھر اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔ پس بچوں کو مسجدوں میں لاؤ اور ان کو مسجدوں میں لانا اپنے آنے سے زیادہ اہم سمجھو۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ تم آپ مسجد میں نہ آؤ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ چونکہ بچوں کا آنا تمہارے آنے کی نسبت مشکل ہے اس لئے اس کو اہمیت دو۔ یہ کام صرف اس شخص کا نہیں جسے مربی اطفال مقرر کیا گیا ہو بلکہ ہر شخص کا جسے کوئی بھی بچہ ایسا نظر آئے جو مسجد میں نہیں آتا فرض ہے کہ وہ اسے مسجد میں لانے کی کوشش کرے "

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۶۵ء)

---

## چین ۱۹۷۰ء تک ہائیڈروجن بم اور میزائل بنا لے گا

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ چینی امور کے ماہر امریکی افسر نے کل بتایا ہے کہ عوامی جمہوریہ چین ۱۹۷۰ء تک یا اس سے قبل ہائیڈروجن بم اور میڈیم رینج کے میزائل تیار کرے گا اور اس امر کا امکان بھی ہے کہ چین اس وقت تک بین البراعظمی میزائل کا ذخیرہ بھی تیار کر لے جو امریکہ تک آسانی سے پہنچ سکیں

---

# بھارت نے اعلان تاشقند کی پابندی کی تو مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا

## قومی سلامتی کے لئے عوام کا اتحاد ضروری ہے

میانوالی ۲۷ جنوری۔ صدر ایوب نے کل یہاں کہا کہ موجودہ حالات میں اعلان تاشقند پاکستان اور بھارت دونوں کے لئے بہترین سمجھوتہ ہے اگر بھارت نے اس کی پابندی کی تو مسئلہ کشمیر پر امن طور پر حل ہو جائے گا۔ جس کے بعد دونوں ممالک اپنے وسائل اپنے عوام کی فلاح و بہبود پر صرف کر سکیں گے۔ جو اس وقت جنگی تیاریوں پر صرف ہو رہے ہیں۔ صدر مملکت یہاں ایک اجتماع میں سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔ جو ان کی خدمت میں صوبائی مسلم لیگ کے کونسلر برخوردار خان نے پیش کیا۔ صدر کی تقریر کے دوران لوگوں نے تالیاں بجا بجا کر اس کا خیر مقدم کیا۔

اعلان تاشقند کے متعلق مختلف نکتہ چینیوں کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ اگر تاشقند کانفرنس میں ہمیں کشمیر حاصل ہو بھی جاتا تب بھی جو لوگ اعلان تاشقند کے خلاف ہیں وہ اس پر ضرور اعتراض کرتے اور وہ کہتے کہ یہ وہ کشمیر نہیں ہے جس کا وہ مطالبہ کر رہے تھے۔

انہوں نے عوام کو تلقین کی کہ وہ متحد رہیں اور خدا پر ایمان رکھیں۔ صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان کی سالمیت ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے اس کو ہم کسی قیمت پر قربان نہیں کر سکتے۔

قبل ازیں مسٹر برخوردار خان نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے اعلان تاشقند کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے صدر ایوب اور گورنر مغربی پاکستان کی ان کوششوں کو سراہا جو انہوں نے ضلع میانوالی کی ترقی کے لئے کی ہیں۔

---

## پاکستان اور بھارت نے دفاعی مورچے توڑنے شروع کر دیئے

راولپنڈی ۲۷ جنوری۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے فوجی سربراہوں نے فوجوں کی واپسی کے بارے میں ۲۲ جنوری کو جو معاہدہ کیا ہے اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے اس کے تحت دونوں طرف سے فوجوں نے اپنے دفاعی مورچے توڑنے شروع کر دیئے ہیں

---

# اعلان تاشقند سے مسئلہ کشمیر دوبارہ زندہ ہو گیا ہے

## روس کو بھی اس تنازعہ کی اہمیت کا احساس ہو چکا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان

لائل پور ۲۷ جنوری۔ بین الاقوامی عدالت کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل یہاں اعلان تاشقند کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس اعلان سے مسئلہ کشمیر میں دوبارہ جان پڑ گئی ہے۔ اس اعلان پر دستخط کر کے بھارت کے ہاتھ سے سب سے بڑا ہتھیار جاتا رہا ہے چنانچہ اب بھارت سلامتی کونسل میں روس کے ویٹو کو اپنے فائدہ کے لئے استعمال نہیں کر سکے گا۔

انہوں نے بار ایسوسی ایشن لائل پور کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس اعلان کی وجہ سے مسئلہ کشمیر کے متعلق ہماری پوزیشن اعلان تاشقند پر دستخط ہونے سے قبل کی پوزیشن سے بہت بہتر ہو گئی ہے۔

چوہدری صاحب نے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بھارت میں فائر بندی کے بعد سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کو سلجھانے پر کچھ زیادہ آمادہ نہ تھی لیکن تاشقند کانفرنس کی وجہ سے یہ بات سامنے آگئی ہے کہ دونوں ملکوں میں اختلافات کی بنیادی وجہ مسئلہ کشمیر ہے مزید براں روس جو اب تک یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ اقوام متحدہ میں بھی مسئلہ کشمیر پر غور کیا جائے اس بات کا قائل ہو گیا ہے کہ اس مسئلہ کو جلد از جلد حل ہونا چاہیئے۔

انہوں نے کہا اعلان تاشقند نے بھارت کے اس موقف کی نفی کر دی ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر پر بات نہیں کر سکتا۔ اس اعلان نے فوجوں کی واپسی کے لئے راہ ہموار کر دی ہے۔ فوجوں کی واپسی کے بعد سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر غور کر سکے گی جیسا کہ اس نے اپنی ۲۰ ستمبر کی قرارداد میں وعدہ کیا ہے۔

بین الاقوامی عدالت کے جج نے کہا کہ اس عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کشمیر ایسے مسائل کے معاملہ میں حقائق کی چھان بین کرے اور قوانین کی تعبیر کرے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے پاک و ہند کی قرارداد کو دونوں ملکوں نے تسلیم کیا ہے اور سلامتی کونسل نے اس کی تائید کی ہے یہ قرارداد بین الاقوامی معاہدہ ہے اس لئے بین الاقوامی عدالت اس پر غور کر سکتی ہے۔

---

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴